ملک محمد قاسم

سعدیہ آفتاب

پاکستان مسلم لیگ، قاسم گروپ کے سربراہ، وفاقی اینٹی کرپشن کمیٹی کے چیئرمین اور سینٹ میں قائد ایوان، ملک محمد قاسم طویل علالت کے بعد ۱۹ ستمبر ۱۹۹۶ء کو لاہور میں انتقال کر گئے۔

آپ ۷ ۱۹۲ء کو شمس آباد (ضلع اٹک) میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم ایم۔ اے۔ او سکول امرتسر سے حاصل کی۔ ۱۹۴۲ء میں "انڈین رائل نیوی میں کمیشن حاصل کیا اور دوسری جنگ عظیم میں بحیرۂ ہند اور خلیج فارس میں بھی اپنی خدمات سرانجام دیں۔ ۱۹۴۶ء میں انہیں بغاوت کے الزام میں نوکری سے علیحدہ کر دیا گیا۔

بعد میں آپ نے گورنمنٹ کالج لاہور سے ۱۹۴۸ء میں بی اے اور پھر یہیں سے ۱۹۵۰ء میں قانون کی ڈگری (L.L.B.) حاصل کی۔ بہاول نگر سے اپنی پریکٹس کی ابتداء کی اور بہت جلد نامی گرامی وکیل مانے جانے لگے۔

"ون یونٹ" کے اعلان کے بعد وہ مغربی پاکستان کی صوبائی اسمبلی کے ممبر رہے۔ ۱۹۶۲ء میں وہ پاکستان نیشنل اسمبلی کے ممبر بنے اور ۱۹۶۵ء میں دوبارہ اسی سیٹ سے منتخب ہوئے۔ اسی دوران انہوں نے کنونشن مسلم لیگ میں شمولیت اختیار کی۔ انہی دنوں ملک محمد قاسم پارلیمانی سیکرٹری آف ڈیفنس بنا دیئے گئے، جبکہ ذوالفقار علی بھٹو پاکستان کے ڈیفنس منسٹر تھے۔ ۱۹۶۹ء میں کنونشن مسلم لیگ کے جنرل سیکرٹری بنے لیکن بدقسمتی سے ۱۹۷۰ء کے الیکشن میں کوئی سیٹ نہ حاصل کر سکے۔ کنونشن مسلم لیگ اور کونسل مسلم لیگ کے اتحاد کے بعد ۱۹۷۳ء میں ملک محمد قاسم یونائیٹڈ مسلم لیگ کے جنرل سیکرٹری بنے۔

ملک محمد قاسم برسوں سیاست کی وادی پرخار میں آبلہ پائی کرتے رہے اور انہوں نے پوری زندگی جمہوریت کو فروغ دینے کے لئے گزار دی۔ اس کی پاداش میں انہیں کئی دفعہ جیل بھی جانا پڑا اور پولیس تشدد بھی برداشت کرنا پڑا۔

معاہدہ شملہ اور بنگلہ دیش کی جداگانہ حیثیت کو تسلیم کرنے پر انہوں نے حکومت کو تنقید کا نشانہ بنایا

جس کے نتیجے میں انہیں ۱۹۷۲ء میں نظربند کر دیا گیا- ضیاء الحق کے دور میں بھی مارشل لاء کے خلاف اور جمہوریت کے حق میں بولتے رہے جس کے نتیجے میں ملٹری کورٹ میں ان کے خلاف کیس بھی بنا لیکن محترمہ بینظیر کے بر سراقتدار آتے ہی اس کیس کو خارج کروا دیا گیا-

ہمارے ہاں بااصول، وسیع النظر وسیع القلب اور سماجی رواداری کی خصوصیات کے حامل سیاست دان بڑی تیزی سے کم ہوتے جا رہے ہیں- ملک محمد قاسم کا شمار ایسے ہی سیاست دانوں میں ہوتا تھا- ملک صاحب اپنے مخصوص ذاتی سیاسی موقف اور خیالات رکھتے تھے- بنیادی طور پر وہ جمہوریت پسند اور آمریت کے مخالف تھے- حب الوطنی، جمہوریت پسندی، مسلم لیگ سے قلبی وابستگی اور کردار کی پاکیزگی، یہ وہ عناصر تھے جو ان کی شخصیت کی تشکیل میں فیصلہ کن اہمیت کے حامل تھے-

انہوں نے مسلم لیگ کے اتحاد کے لئے بھی بہت جدوجہد کی اور اس میں وقتی طور پر کامیاب بھی ہوئے لیکن پھر بعض ساتھیوں کی نارسائیوں اور کوتاہ اندیشوں سے بددل ہو کر مسلم لیگ کا اپنا دھڑا (قاسم گروپ) منظم کرنے پر مجبور ہوئے-

ان کی جمہوریت پسندی کا شاندار ترین مظہران کی ایم آر ڈی سے قلبی، جذباتی اور عملی وابستگی تھی اور اس کے قیام سے لے کر آخر وقت تک انہوں نے اپنے آپ کو اس کے ساتھ وابستہ رکھا- ملک صاحب نے اصولوں پر کبھی سودے بازی نہیں کی- وہ بلا کے مقرر تھے، ان کی زبان میں روانی تھی- انگریزی اور اردو دونوں زبانوں میں عمدگی سے گفتگو کرتے تھے- حب الوطنی ان کی رگ و پے میں تھی- ان لوگوں سے محبت سے ملنا ناممکن پاتے تھے جن کی حب الوطنی کے بارے میں ان کے ذہن میں خدشات موجود ہوتے- وہ لگی لپٹی رکھے بغیر سچ بات کہہ دیتے تھے-

ملک صاحب کی وفات سے ملک ایک مخلص اور نڈر سیاسی رہنما سے محروم ہو گیا ہے- ہم ان کی وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں- اللہ تعالیٰ مرحوم کی روح کو اپنے جوار رحمت میں جگہ بخشے- (آمین)